Ataunnabi.com

چھٹا مسئلہ

شفاعت

کتاب وسنت کی روشنی میں

MUHAMMAD RIZWAN (FIKREZA25)

شفاعت کا مفہوم: شفاعت کے معنی ہیں سفارش، اور امت مسلمہ کی اصطلاح میں "شفاعت" کا مطلب ہے: اللہ تعالیٰ کے اذن سے سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اس کی بارگاہ میں سفارش کر کے حساب وکتاب شروع کرانا، اور محبوبانِ خدا، بالخصوص سید الانبیا ﷺ کا بارگاہِ الٰہی میں سفارش کر کے گنہ گاروں کو بخشوانا، جہنم سے نجات دلا کر جنت کا حقدار بنانا، اور بہت سے اہل جنت کو ترقیِ درجات عطا کرنا اور بے شمار لوگوں کو بے حساب وکتاب جنت میں بھیجنا۔

یہ سارا کام اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے مگر وہ اپنے محبوب ومقرب بندوں کو سفارش کی اجازت دے گا اور پھر ان کی سفارش پر یہ انعامات عطا فرمائے گا۔

یہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے، جو کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے ثابت ہے اور احادیث کریمہ تو حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ مگر وہابیہ کتاب وسنت کے خلاف عقیدۂ شفاعت کو شرک کہتے ہیں، چناں چہ تقویۃ الایمان میں ہے:

" پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر ونیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور **سفارشی** سمجھنا ان کا کفر وشرک تھا۔

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شرک میں برابر ہیں۔"(۱)

اس لیے ہم یہاں کتاب وسنت سے کچھ دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلائلِ اہلِ سنت

آیات کریمہ سے ثبوت:

(۱) لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ (۲)

ترجمہ: لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار رکھا ہے۔

"یعنی جنھیں شفاعت کا اذن مل چکا ہے وہی شفاعت کریں گے۔ یا یہ معنی ہیں کہ شفاعت صرف مومنین کی ہوگی اور وہی اس سے فائدہ اٹھائیں گے، حدیث شریف میں ہے "جو ایمان لایا، جس نے لا إله إلا الله کہا اس کے لیے اللہ کے نزدیک عہد (وقرار) ہے۔"(۳)

(۲) يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ (٤)

ترجمہ: اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے (شفاعت کرنے کا) اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن رحمٰن عزوجل اپنے پسندیدہ بندوں کو اذن شفاعت دے گا اور وہ شفاعت کریں گے۔

(۳) وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَا ذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ (٥)

ترجمہ: اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے ایک دوسرے سے (بطریق استبشار) کہتے ہیں، تمھارے رب نے کیا ہی بات فرمائی، وہ کہتے ہیں جو فرمایا، حق فرمایا (یعنی شفاعت کرنے والوں

---

(۱) تقویة الایمان، ص: ۷، ۸، پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں۔ راشد کمپنی، دیوبند۔
(۲) القرآن الحکیم، سورة مریم: ۱۹، الآیة: ۸۷.
(۳) تفسیر خزائن العرفان حاشیہ کنز الإیمان، سورة مریم: ۱۹، الآیة: ۸۷.
(٤) القرآن الحکیم، سورة طٰه: ۲۰، الآیة: ۱۰۹.
(٥) القرآن الحکیم، سورة سَبَا: ۳٤، الآیة: ۲۳.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کو ایمان داروں کی شفاعت کا اذن دیا) اور وہی ہے بلند، بڑائی والا۔

(۴) وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ﴿۲۶﴾ (۱)

ترجمہ: اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے۔

جب فرشتے باوجودے کہ بارگاہ الٰہی میں قرب و منزلت رکھتے ہیں، پھر بھی صرف اس کے لیے شفاعت کریں گے جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو یعنی مومنِ مُوحّد کے لیے، تو جو اللہ سے دور اور اس کے منکر ہیں ان سے شفاعت کی امید رکھنا عبث ہے۔

یہ آیات قرآنیہ اس امر کا ثبوت فراہم کرتی ہیں کہ شفاعت حق ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے پسندیدہ بندوں -مومنوں- کی شفاعت کے لیے اذن دے گا، اور شفاعت جب اس کے اذن سے ہوگی تو قبول بھی فرمائے گا۔

(۵) وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ (۲)

ترجمہ: اور جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب اگر وہ تمھارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بارگاہ الٰہی میں رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت کار برآری کا ذریعہ ہے کہ دوسرے کے لیے استغفار در حقیقت شفاعت ہی ہے۔

(۶) وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ (۳)

ترجمہ: اور بے شک پچھلی گھڑی تمھارے لیے پہلی گھڑی سے بہتر ہے۔ اور بے شک قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ میں خداے ذوالجلال نے اپنے پیارے رسول سیدنا احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کو بشارت دی ہے کہ اے محبوب، آپ کے لیے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیوں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ

---

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ النجم: ۵۳، الآیۃ: ۲۶.
(۲) القرآن الحکیم، سورۃ النساء: ۴، الآیۃ: ۶۴.
(۳) القرآن الحکیم، سورۃ الضّحیٰ: ۹۳، الآیۃ: ۴، ۵

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

آپ کو منصب شفاعت عطا فرمائے گا پھر آپ کی شفاعت کو قبول فرما کر آپ کو راضی فرما دے گا۔

حدیث نبوی سے آیتِ کریمہ کی تفسیر: چناں چہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے، اور عرض کی:

اللّٰهُمّ أُمّتي، أُمّتي وَ بَكىٰ. فقال الله : يا جبريلُ، اِذهَبْ إلىٰ محمّدٍ، ـــ وَ ربُّك أعلمُ ـــ فاسْألْه: مَا يُبْكِيْكَ، فَأتاهُ جِبرِيلُ عليه السلامُ، فَسَألَه، فَأَخْبَرَهُ رسولُ الله صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّمَ بِمَا قَالَ ـــ و هو أعلمُ ـــ فقال الله تعالىٰ: يَا جِبْرِيْلُ: اِذْهَبْ إلى محمّد، فَقُلْ: إنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمّتِكَ وَ لَا نَسُوْءُكَ.(۱)

ترجمہ: "اے اللہ میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے" اور رو پڑے، تو اللہ نے فرمایا: اے جبریل! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ آپ کے رونے کا سبب کیا ہے؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم ہے۔ تو حضرت جبریل نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر رونے کا سبب دریافت کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ بتایا اسے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کر دیا حالاں کہ اسے اس کا خوب علم ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں جا کر میرا یہ پیغام پہنچا دو کہ:

"اے محبوب، آپ کی امت کی بخشش کے بارے میں ہم عن قریب آپ کو راضی کر دیں گے، اور آپ کو رنجیدہ نہیں ہونے دیں گے۔"

(۷) عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (۲)

ترجمہ: قریب ہے کہ تمھیں تمھارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمھاری حمد کریں۔

اس آیت کریمہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "مقام محمود" پر فائز کرنے کی بشارت دی گئی ہے۔ اور حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ مقام محمود سے مراد "منصبِ شفاعت" ہے، یہ حدیث آگے آ رہی ہے۔

احادیث طیبہ سے ثبوت:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور منصب شفاعت:

(۱) عن أبي هريرة ، رضي الله عنه ، أنه قال : قلتُ: يا رسولَ الله، مَن أسعدُ

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۱۱۳، كتاب الإيمان/ بابُ دعاء النّبي صلّى الله تعالى عليه وسلّم لأمّتهِ و بكائه شفقةً عليهم ، مجلس البركات
(۲) القرآن الحكيم، سورة الإسراء: ۱۷، الآية: ۷۹

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRE RAZA 25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الناس بشفاعتك يوم القيامة؟ فقال: لقد ظننتُ يا أبا هريرة، أن لا يسألني عن هذا الحديث أحدٌ أول منك، لما رأيت من حرصك على الحديث، "أسعدُ الناس بشفاعتي يوم القيامة مَن قال : لآ إله إلا الله، خالصاً من قِبل نفسه."(١)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، یارسول اللہ، قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟

توحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ مجھے یہ گمان تھا کہ اس حدیث کے بارے میں تم سے پہلے کوئی نہیں پوچھے گا کیوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم علم حدیث کے حریص ہو۔ "قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہوگا جس نے خلوص دل سے لآ إله إلّا الله محمدٌ رّسول الله پڑھا ہوگا"۔

مسند احمد بن حنبل میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جواب ان الفاظ میں ہے:

شَفَاعَتِي لِمَنْ يَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا يُصَدِّقُ قَلْبُه لِسَانَهُ، و لسانُه قلبَه.(٢)

ترجمہ میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو اور دل کی تصدیق زبان کرتی ہو۔

(٢) عن جابر بن عبد الله الأنصاري، قال: قال رسولُ الله صلّى الله تعالى عليه وسلّمَ: أعطيت خمسًا لم يُعْطهنّ أحدٌ قبلي ... إلى قوله: و أعطيتُ الشّفاعة.(٣)

---

(١) صحيح البخاري، ج:٢، ص: ٩٧٢، كتاب الرقاق/ باب صفة الجنة والنار، مجلس البركات، مبارك فور.

(٢) مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مسند المكثرين/ مسند أبي هريرة، ص: ٧٥٨، رقم الحديث: ١٠٧٢٤، وص: ٦٠١، رقم الحديث: ٨٠٥٦، بيت الأفكار الدولية.

(٣) ● الصحيح لمسلم، ج: ١، ص: ١٩٩، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، مجلس البركات
● وصحيح البخاري، ج:١، ص: ٤٨، كتاب التيمّم/ قُبيل باب إذا لم يجد ماءً ولا تُراباً. مجلس البركات، مبارك فور.
● وصحيح البخاري، ج:١، ص: ٦٢، كتاب الصلاة/ باب قولِ النبي ﷺ "جُعِلت لي الأرضُ مسجداً و طهوراً"، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے پانچ خصائص ایسے عطا ہوئے کہ مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہ ہوئے... انہی میں ایک یہ ہے کہ **مجھے شفاعت کا منصب عطا کیا گیا۔**

(۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- «أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا».(۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے بارے میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں، اور گروہ انبیا میں میرے پیروکار سب سے زیادہ ہیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی بارگاہ کا شفیع بنایا ہے۔

(۴) عَنْ عبدِ الله بن عَمرو بن العاص، أن النَّبي -صلّى الله عليه وسلَّمَ- ... رفع يدَيه وقال: «اللّهُمَّ أمَّتي أمَّتي». وبكى. (إلى آخر الحديث)(۲)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے یہ دعا فرمائی:

"اے اللہ! میری امت کو بخش دے، اے اللہ، میری امت کو بخش دے" اور رو پڑے۔

یہ حدیث چھٹی آیت کی تفسیر کے سلسلے میں گزر چکی ہے۔

(۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلّى الله عليه وسلَّمَ- «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي، شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا.(۳)

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۱۱۲، كتاب الإيمان/ باب إثبات الشفاعة وإخراج الموحِّدين من النار، مجلس البركات، مبارك فور.

(۲) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۱۱۳، كتاب الإيمان/ باب دعاءِ النّبي ﷺ لأمته و بكائه شفقة عليهم، مجلس البركات، مبارك فور.

(۳) ● الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۱۱۳، كتاب الإيمان/ باب إثبات الشَّفاعة و إخراج الموحِّدين من النار، مجلس البركات.
● وصحيح البخاري، ج:۲، ص:۹۳۲، كتاب الدعوات/ باب لِكُلِّ نبي دعوة مستجابة، مجلس البركات، مبارك فور.
● وصحيح البخاري، ج:۲، ص:۱۱۱۲، كتاب التوحيد/ باب في المشيئة والإرادة، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کے لیے ایک مقبول دعا ہے، تو ہر نبی نے اپنی اس دعا میں جلدی کی اور میں نے اسے بچا رکھا، میری وہ دعا قیامت کے دن میری امت کے لیے میری شفاعت ہے، تو یہ شفاعت إنْ شاء الله میری امت کے ایسے تمام افراد کے لیے ہوگی جو اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہیں کرتے۔

اس حدیث میں إن شاء الله کا استعمال تبرک کے طور پر ہوا ہے، ساتھ ہی حکم الٰہی: "وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ "(۱) [اور اے محبوب، ہر گز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کروں گا مگر "إن شاءَ الله" کے ساتھ] کی بجاآوری بھی مقصود ہے۔(۲)

وفي حديث آخر: "أَن أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ". فَقَالَ كَعْبٌ لأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ -صلّى الله عليه وسلّم- قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.(۳)

ترجمہ: دوسری حدیث میں ہے: میں نے اپنی دعا روزِ قیامت اپنی امت کی شفاعت کے لیے رکھ چھوڑی ہے۔ حضرت کعب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ نے خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ (میں نے خود سنا ہے)

⑥ شفاعت کبریٰ کی حدیثِ جلیل:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ... قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلَّمَ: يَجْمَعُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لاَ يُطِيقُونَ وَمَا لاَ يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلاَ تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ، أَلاَ تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ، أَلاَ تَنْظُرُونَ إِلَى مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ يعني إِلَى رَبِّكُمْ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: ائْتُوا آدَمَ.

فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ

(۱) القرآن الحكيم، سورة الكهف: ۱۸، الآية: ۲۳.

(۲) المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج للإمام النووي، ج: ۱، ص: ۱۱۳، مجلس البركات

(۳) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۱۱۳، كتاب الإيمان/ باب إثباتِ الشَّفاعة و إخراج الموحِّدين من النار، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا. فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي، نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ.

فَيَأْتُونَ نُوحًا، فَيَقُولُونَ يَا نُوحُ! أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الأَرْضِ وَسَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي. نَفْسِي نَفْسِي. إِذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ -صلّى الله عليه وسلّمَ-.

فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الأَرْضِ، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَذَكَرَ كَذِبَاتِهِ. نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى.

فَيَأْتُونَ مُوسَى -صلّى الله عليه وسلّمَ- فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَاتِهِ وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى -صلَى الله عليه وسلّمَ- إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا. نَفْسِي نَفْسِي. إِذْهَبُوا إِلَى عِيسَى -صلى الله عليه وسلم-.

فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغْنَا. فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى -صلّى الله عليه وسلّمَ- إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ - وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا - نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ -صلَى الله عليه وسلّمَ-

فَيَأْتُونِّي ، فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ الأَنْبِيَاءِ وَغَفَرَ اللَّهُ

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRE RAZA 25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلاَ تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلاَ تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَأَنْطَلِقُ فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لأَحَدٍ قَبْلِي. ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِرْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ إِشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الأَبْوَابِ».(۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ... اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اولین و آخرین کو ایک وسیع و ہموار میدان میں جمع فرمائے گا۔ سب پکارنے والے کی آواز سنیں گے اور سب ایک دوسرے کے پیش نظر ہوں گے، سورج (سروں کے) قریب آجائے گا اور لوگوں کی مصیبت و پریشانی طاقت سے باہر اور ناقابلِ برداشت حد تک پہنچ جائے گی۔

تب وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کہ تم دیکھتے نہیں کہ کیسی آفت و مصیبت میں ہو، اور کس حال کو پہنچے، تم ایسی معظم شخصیت کو کیوں نہیں دیکھتے جو رب کریم کی بارگاہ میں تمھاری شفاعت کرے، تب وہ آپس میں کہیں گے کہ

● حضرت آدم علی نبیّنا و علیہ الصّلاۃ و السّلام کی بارگاہ میں چلو، تو وہ لوگ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ حضور! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح آپ کے جسم میں پھونکی۔ اور فرشتوں کو حکم دے کر آپ کے لیے سجدۂ تعظیمی کرایا، حضور! اپنے رب کی بارگاہ میں آپ ہمارے لیے شفاعت فرمایئے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کیسی آفت میں ہیں اور ہمارا حال کتنا برا ہو چکا۔

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۱۱۱، كتاب الإيمان/ باب إثبات الشّفاعة و إخراج الموحِّدين من النار، مجلس البركات، مبارك فور.

● وصحيح البخاري، ج:۱، ص:۴۷۰، كتاب الأنبيا/ باب قول الله عزَّ وجلَّ: "ولقد أرسلنا نُوحاإلى قومه"، مجلس البركات، مبارك فور.

● وصحيح البخاري، ج:۲، ص:۶۸۴، كتاب التفسير/ باب ذرّية مَن حملنا مع نوح ... إلخ، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (EKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے کہ میرے رب نے آج اس قدر اظہارِ غضب کیا ہے کہ ایسا اظہارِ غضب نہ پہلے کبھی کیا، نہ بعد میں کبھی کرے، اس نے مجھے "شجرہ" (۱) کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا مگر [بھول سے] اُس کے خلاف سرزد ہوگیا، آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے اور اپنی جان کا خوف ہے، تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، تم لوگ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلے جاؤ۔

● تو وہ لوگ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے، اے نوح آپ اہلِ زمین کی طرف سب سے پہلے رسول ہیں، اللہ نے آپ کا نام "عبدِ شکور" رکھا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کیسے غم و کرب میں ہیں، آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کیسے تباہ حال ہو چکے، تو حضرت نوح فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا غضب نہ پہلے کبھی کیا، نہ بعد میں کبھی کرے، میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کی دعا کر دی تھی، مجھے اپنی جان کا غم ہے مجھے اپنی جان کی فکر ہے، تم لوگ حضرت ابراہیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔

● تب وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کیسی بلا میں گرفتار ہیں، آپ دیکھتے نہیں کہ ہمارا حال کتنا بدتر ہو چکا ہے۔

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے بے شک آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا کہ ایسا غضب نہ پہلے کبھی کیا، نہ بعد میں کبھی کرے، وہ اپنی اُن تین باتوں کا حوالہ دے کر عذر کریں گے جو ان کی اپنی مراد کے لحاظ سے سچ مگر فہمِ مخاطب کے لحاظ سے خلاف واقع ہوں گی، وہ کہیں گے کہ آج مجھے اپنی فکر ہے، آج مجھے اپنا غم ہے، تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاؤ۔

● اب لوگ حضرت موسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے موسیٰ! آپ

(۱) یہ خدائے کریم کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے: "وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ" (القرأن الحکیم، سورۃ البقرۃ: ۲، الأیۃ: ۳۵.) "اس درخت کے قریب نہ جانا" مگر آپ بھول سے اس کے قریب چلے گئے جیسا کہ دوسری آیت کریمہ میں اس کی صراحت ہے: "وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾" (القرأن الحکیم، سورۃ طٰہٰ: ۲۰، الأیۃ: ۱۱۵).

ترجمہ: اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا، اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔ (کنزالایمان) ۱۲ منہ

MUHAMMAD RIZWAN (FKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے مشرف فرما کر لوگوں پر فضیلت بخشی، اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت فرمائیے، آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کیسے مبتلاے آفات اور حالِ بد کا شکار ہو چکے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے فرمائیں گے، بے شک آج میرے رب نے وہ اظہارِ غضب فرمایا ہے کہ ایسا اظہارِ غضب نہ اس سے پہلے کبھی فرمایا، نہ آیندہ کبھی فرمائے، میں نے تو ایک ایسے شخص کو (بلا قصد) قتل کر دیا تھا جس کا مجھے حکم نہ تھا، آج مجھے اپنی جان کی فکر ہے اور اپنی پرواہ۔ تم لوگ حضرت عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔

● وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے گہوارے میں لوگوں سے کلام کیا، آپ اللہ کا کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم کو اِلقا کیا اور اس کی طرف کی روح ہیں تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیجیے، آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں، آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال کو پہنچ چکے۔

تو حضرت عیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے جتنا شدید اظہارِ غضب فرمایا ہے ایسا نہ پہلے کبھی فرمایا، نہ بعد میں کبھی فرمائے —— وہ اپنی کسی لغزش کا ذکر نہ کریں گے —— مجھے اپنی جان کا خوف ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، تم لوگ دوسرے کے پاس جاؤ، تم لوگ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔

● سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ اب یہ سب لوگ میرے حضور حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: یا محمد! آپ اللہ کے رسول اور خاتمُ الانبیا ہیں اور اللہ تعالیٰ نے (از راہِ انعام) آپ کے اگلے، پچھلے ذنب بخش دیے، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے، حضور دیکھیں تو کہ ہم کیسے مبتلاے آفات ہیں، اور ہمارا کیا حالِ زار ہے۔ تو اب میں عرشِ اعظم کی طرف چلوں گا اور وہاں پہنچ کر اپنے رب کے لیے سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثنا کے لیے میرے سینے کو ایسا کھول دے گا اور ایسے ایسے شاندار کلمات حمد و ثنا اِلہام فرمائے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کا سینہ ایسے کلمات کے لیے نہ کھلا، نہ اس نے کسی کو اِلہام فرمایا۔

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ تو میں اپنا سر اٹھا کر عرض کروں گا:

"اے میرے پروردگار، میری امت کو بخش دے، میری امت کو بخش دے"

تو حکم ہوگا کہ اے محمد! اپنی امت کے ان سب لوگوں کو- جن کا کوئی حساب نہیں ہوا- "باب ایمن" [داہنے گیٹ] سے جنت میں داخل فرما دیجیے اور یہ لوگ جنت کے دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

حدیثِ شفاعت روایت کرنے والے صحابۂ کرام:

شفاعت کی احادیث (۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا (۲) حضرت انس (۳) حضرت ابو سعید خدری (۴) حضرت صدیق اکبر (۵) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مرفوعاً (۶) اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً تفصیل کے ساتھ صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد، جامع ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، مُصنّف ابن ابی شیبہ، وغیرہ میں منقول ہیں[1]:

ہم یہاں مزید وضاحت کے لیے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے آخری کلمات نقل کرتے ہیں:

۷ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ -صلى الله عليه وسلَّم-: «فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، إِرْفَعْ رَأْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، إِشْفَعْ تُشَفَّعْ.

فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ.

ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ.

---

(۱) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے رسالۂ مبارکہ "تجلّی الیقین" میں یہ افادہ فرماتے ہیں:
حدیث "موقف"، مفصّل، مطوّل ● احمد و بخاری و مسلم و ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ● اور بخاری و مسلم و ابن ماجہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ● اور ترمذی و ابن خزیمہ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ● اور احمد و بزار و ابن حبان و ابو یعلی نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ● اور احمد و ابو یعلی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مرفوعاً الی سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ● اور عبد اللہ بن مبارک و ابن ابی شیبہ و ابن ابی عاصم و طبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کی۔ (تجلّی الیقین بأنّ نبیّنا سیّدُ المرسلین، ص: ۱۱۳، ۱۱۴، ارشاد بست و ہفتم، تابش دوم، رضوی دار الاشاعت۔

MUHAMMAD RIZWAN (EKRERA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ - قَالَ: فَلاَ أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ - فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ: "وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ". - قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ قَتَادَةُ: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.(۱)

ترجمہ: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اپنے رب عزّوجل سے اِذنِ شفاعت چاہوں گا اور وہ مجھے اذنِ شفاعت عطا فرمادے گا، تو میں اللہ تعالیٰ کے اس انعام واکرامِ خاص پر سجدے میں گر جاؤں گا اور وہ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا، پھر فرمایا جائے گا: اے محمد، اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، جو کچھ مانگنا ہو مانگ لیجیے سب عطا کر دیا جائے گا اور شفاعت کیجیے شفاعت قبول کی جائے گی۔

تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور رب عزّوجل کی حمد وثنا ان کلمات سے کروں گا جو مجھے میرا رب تعلیم فرمائے گا، پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی تو میں اس حد میں آنے والے سارے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔

پھر میں دوبارہ سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا، پھر ارشاد ہوگا، اے محمد، اپنا سر اٹھایئے، اور معروضہ پیش کیجیے، آپ کی بات سنی جائے گی، جو کچھ مانگنا ہو مانگ لیجیے سب عطا کر دیا جائے گا اور شفاعت کیجیے، شفاعت قبول کی جائے گی۔

اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد اس طور پر کروں گا جو مجھے میرا رب تعلیم فرمائے گا، پھر شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی، پھر میں اس حد میں آنے والے سارے لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔

راوی کو شک ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تیسری، یا چوتھی بار فرمایا کہ میں عرض کروں گا، پروردگار! جہنم میں اب وہی لوگ رہ گئے ہیں جنھیں قرآن نے ہمیشہ کے لیے جہنمی قرار دے دیا ہے۔

ایک دوسری روایت میں راویِ حدیث انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جزم کے ساتھ یوں بیان فرمایا ہے:

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۱۰۹، كتاب الإيمان/ باب إثبات الشّفاعة وإخراج الموحّدين من النار، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ صحيح البخاري، ج:۲، ص:۹۷۱، كتاب الرقاق/ باب صفة الجنّة والنّار، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ « فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلاَّ مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ».(۱)

ترجمہ: چوتھی بار حضور بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے کہ پروردگار! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جنھیں قرآن عظیم نے روک رکھا ہے یعنی ہمیشہ کے لیے ان کا جہنم میں رہنا لازم کر دیا ہے۔

فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلاَئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلاَّ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ.(۲)

ترجمہ: تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فرشتے شفاعت کر چکے اور انبیا بھی شفاعت کر چکے، اور مومنین بھی شفاعت کر چکے اور اب سوائے أَرْحَمُ الرَّاحِمِين کے کوئی باقی نہ رہا۔

پھر وہ اُن تمام لوگوں کو جہنم سے نکال دے گا جنھوں نے کبھی کوئی کار خیر نہ کیا ہوگا اور وہ سب کے سب جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، پھر انھیں باب جنت پر واقع ایک دریا میں — جسے "دریائے حیات" کہا جاتا ہے — ڈال دے گا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت میں حدیث شفاعت کے الفاظ اس طرح ہیں:

فَيُؤْتَى عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ -صلّى الله عليه وسلم- فَأُوتَى، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا. فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي، فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لاَ أَقْدِرُ عَلَيْهِ الآنَ، يُلْهِمُنِيهِ اللّٰهُ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ إِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي.

فَيُقَالُ إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا. فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُولُ: أُمَّتِي أُمَّتِي.

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۱۰۹، كتاب الإيمان/ باب إثبات الشفاعة و إخراج الموحّدين من النار، مجلس البركات، مبارك فور

❀ صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۱۱۰۱، كتاب التوحيد/ باب قول الله: "لما خلقت بيديّ".

(۲) الصحيح لمسلم، ج:۱، ص: ۱۰۳، كتاب الإيمان/ باب إثباتِ رؤيةِ المؤمنين في الآخرة ربّهم سبحانهٗ و تعالىٰ، مجلس البركات.

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فَيُقَالُ لِي: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا. فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ إِرْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي.

فَيُقَالُ لِي: إِنْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ.(۱)

ترجمہ: پھر لوگ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے، میرا یہ منصب نہیں، لیکن تم لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ۔

اب لوگ میرے پاس حاضر ہوں گے تو میں فرماؤں گا: "أَنَا لَهَا" میں یہ شفاعت فرماؤں گا (یہ شفاعت میرا منصب ہے) میں سب کو ساتھ لے کر چلوں گا اور اپنے رب سے اذن شفاعت چاہوں گا تو مجھے اجازت عطا کی جائے گی، اب میں اللہ عزّوجلّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کی ایسی ایسی عظیم و جلیل تعریفات کروں گا جو اِس وقت میں نہیں کر سکتا، اللہ تعالیٰ مجھے وہ کلماتِ تعریفِ الہام فرمائے گا، پھر میں اس کی بارگاہ میں سجدے میں گر پڑوں گا، تو مجھ سے کہا جائے گا، اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور اپنا مدعا پیش کیجیے سنا جائے گا، سوال کیجیے، عطا کیا جائے گا اور شفاعت فرمائیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا: اے پروردگار میری امت، میری امت (یعنی اسے بخش دے)

تو مجھے حکم ہوگا کہ اے محبوب! جائیے اور جس کے دل میں گیہوں یا جو کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لیجیے، تو میں جا کر ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے باہر کر دوں گا۔

پھر میں اپنے رب عزّوجلّ کی بارگاہ میں رجوع ہو کر اسی کے اِلہامی کلمات سے اس کی حمد و ثنا میں رطبُ اللسان ہو جاؤں گا، پھر سجدے میں گر پڑوں گا، تو مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد! اپنا سر اٹھائیے اور اپنی بات کہیے آپ کی بات مانی جائے گی، جو کچھ مانگنا ہو مانگ لیجیے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے قبول کی جائے گی۔ تو میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت کو بخش دے، اے رب! میری امت کو بخش دے۔

---

(۱) الصحيح لمسلم، ج: ۱، ص: ۱۱۰، بابُ إثباتِ الشَّفاعة وإخراج الموحِّدين من النار، مجلس البركات، مبارك فور.

❀ صحيح البخاري، ج: ۲، ص: ۱۱۱۸، كتاب التوحيد/ باب كلام الربِّ عزّ و جلّ يوم القيامة، مجلس البركات.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRE RAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تو مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اے محبوب جائیے اور جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال دیجیے، تو میں جاکر ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے باہر کردوں گا۔

پھر میں اپنے رب کی بارگاہ میں جاکر اس کے اُنہی اِلہامی کلمات سے اس کی تعریف و توصیف کروں گا، پھر سجدے میں چلا جاؤں گا، تو فرمایا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھائیے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، مانگیے عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا، اے رب! میری امت کو بخش دے، اے رب! میری امت کو بخش دے۔

تو فرمایا جائے گا، جائیے، اور جس کے دل میں رائی کے دانے سے کمتر سے کمتر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لائیے تو میں جاکر ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے باہر نکال لاؤں گا۔

ان احادیث سے بہت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن بِاِذن اللہ شفاعت فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول فرمائے گا، یہ شفاعت گنہ گارانِ امت کو جہنم سے نکالنے کے لیے بھی ہوگی اور جہنم میں جانے سے بچانے کے لیے بھی ہوگی اور حساب و کتاب شروع ہونے کے لیے بھی اور رفعِ درجات کے لیے بھی۔ ان تمام شفاعتوں کا ثبوت احادیث طیبہ میں موجود ہے۔

احادیثِ شفاعت متواتر ہیں، اور شفاعت کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے:

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

و قد جاءتِ الآثارُ الّتي بلغت بمجموعها التّواترَ بصحّةِ الشّفاعة في الآخِرة لمذنبي المؤمنين. و أجمعَ السّلَفُ الصالح ومَن بعدَهم من أهل السُّنة عليها.[1]

ترجمہ: آخرت میں گنہگارانِ امت کی شفاعت کے سلسلے میں آثار اس کثرت سے وارد ہیں کہ وہ مجموعی طور پر تواتر کی حد کو پہنچتے ہیں اور سلفِ صالحین اور بعد کے اہلِ سنت کا اس پر اجماع بھی ہے۔

شفاعت کے باب میں وہابیہ کا موقف اور دلیل:

لیکن ان احادیث اور اجماعِ سلف و خلف کے برعکس وہابیہ عقیدۂ شفاعت کو شرک اور یہ عقیدہ رکھنے والوں کو مشرک قرار دیتے ہیں اور اپنے طور پر شفاعت کے وہ معانی بیان کرتے ہیں جو

---

(۱) المنهاج شرح الصحيح لمسلم بن الحجاج، ج: ۱، ص: ۱۰۴، كتاب الإيمان/ باب إثبات الشّفاعة، مجلس البركات، مبارك فور.

MUHAMMAD RIZWAN (IKRAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امت کے عقیدے کے خلاف ہیں۔

امام الوہابیہ کے استدلال کی حقیقت:

چناں چہ تقویۃ الایمان میں امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

" پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کی برابر نہیں جانتے تھے، بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور **سفارشی** سمجھنا ان کا کفر و شرک تھا۔

سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔"(۱)

وہابیہ کا استدلال بیجا ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، کیسا بے جا استدلال ہے کہ

- "مشرکین" اپنے "بتوں" کو سفارشی سمجھتے تھے۔
- اور "مسلمان" اپنے "رسول" کو سفارشی سمجھتے ہیں۔

لہذا یہ دونوں کافر و مشرک ہوئے، بلکہ یہ مسلمان اور ابو جہل دونوں شرک میں برابر ہوئے۔

اس عبارت میں مسلمانوں کو "مشرکین" کے درجے میں رکھا گیا ہے اور رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو "بتوں" کے درجے میں۔

کیا یہی ہے اسلام اور یہی ہے توحید خالص؟

مسلمانوں کے لیے انبیائے کرام، بالخصوص سید الانبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا شفیع و سفارشی ہونا کتاب اللہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات شاہد ہیں تو کیا مشرکین کے لیے بھی کسی کا شفیع و سفارشی ہونا ثابت ہے، ایسا ہرگز نہیں، چناں چہ قرآن حکیم میں ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج"(۲)

ترجمہ: بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے بخش دے گا۔

---

(۱) تقویۃ الإیمان، ص: ۷، ۸، پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں۔ راشد کمپنی، دیوبند۔

(۲) القرآن الحکیم، سورۃ النّساء: ٤، الآیۃ: ٤٨.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالی فرماتا ہے:

”وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾“(۱)

ترجمہ: اور نہ کافر کے لیے کوئی سفارش قبول کی جائے اور نہ کچھ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد ہو۔

ارشاد ربانی ہے:

”وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾“(۲)

ترجمہ: اور جن کو یہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں! شفاعت کا اختیار انہیں ہے جو حق کی گواہی دیں اور علم رکھیں۔

ان آیات کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ شرک اور مشرک کی بخشش کبھی نہ ہوگی لہذا ان کی بخشش کے لیے کوئی سفارش بھی مقبول نہ ہوگی اور یہ مشرکین جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہیں انھیں ان کی سفارش کا اختیار بھی نہ ہوگا۔

اس طرح قیامت کے دن مشرکین کا نہ کوئی مددگار ہوگا، نہ سفارشی۔

● مسلمانوں کا عقیدۂ شفاعت کتاب وسنت کے موافق ہے اور مشرکین کا عقیدۂ شفاعت کتاب وسنت کے خلاف۔

● مسلمانوں کے حق میں انبیا کا شفیع ہونا کتاب وسنت سے ثابت ہے اور مشرکین کے حق میں ان کے معبودوں کا شفیع ہونا باطل ومردود۔

پھر مسلمانوں کو مشرکین کے درجے میں اور انبیا کو مشرکین کے معبودانِ باطل کے درجے میں رکھنا کہاں کا انصاف ہے، کیا یہی ہے اسلام، اور یہی ہے عمل بالحدیث؟

الغرض مسلمانوں کے حق میں انبیاے کرام وسیّدُ الانبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا شفاعت فرمانا کتاب وسنت سے ثابت ہے اس لیے مسلمانوں کا عقیدۂ شفاعت حق ہے اور اسے شرک قرار دینا کھلے طور پر کتاب وسنت سے انحراف ہے۔

(۱) القرآن الحکیم، سورۃ البقرہ: ۲، الآیۃ: ۴۸.

(۲) القرآن الحکیم، سورۃ الزخرف: ۴۳، الآیۃ: ۸۶.

MUHAMMAD RIZWAN (EIKRRAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تذییل

شفاعت کی تشریح واقسام

کتاب اللہ کی آیاتِ زاہرہ اور رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ متواترہ اور سلفِ صالحین کے اجماع سے یہ حقیقت الم نشرح ہو چکی ہے کہ قیامت کے دن حضرات انبیاے کرام، بالخصوص سیّد الانبیا ﷺ اللہ کی بارگاہ میں اس کے مومن بندوں کی شفاعت فرمائیں گے اور وہ شفاعت قبول بھی کی جائے گی اس لیے یہ ضروری ہے کہ شفاعت کی ایسی مناسب تشریح کی جائے جو کتاب وسنت اور اجماع کے موافق ہو، ایسی تشریح نہیں ہونی چاہیے کہ شفاعت کفروشرک ہوجائے اور کبھی واقع نہ ہو سکے کہ یہ تشریح نہیں، تحریف ہے اور فی الواقع یہ شفاعت کی تصدیق نہیں، انکار ہے جیسا کہ امام الطائفہ نے تقویۃ الایمان (۱) میں اسی انداز کی تشریح کی ہے اسی لیے امام اہل سنت، اعلی حضرت، امام احمد رضا قدّس سرُّہ نے اس کے تعلق سے اپنا یہ تاثر پیش کیا، فرماتے ہیں:

"پھر احادیثِ کثیرہ گواہ ہیں کہ اس کے گھڑے ہوئے معنی ہرگز واقع نہ ہوں گے، تو اس نے اس پردے میں اصل شفاعت سے انکار کیا کہ جو مانتا ہے وہ ہوگی نہیں، اور جو ہوگی اسے مانتا نہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ میں وجودِ انسان کا منکر نہیں، مگر لوگ جسے انسان کہتے ہیں وہ معدوم ہے۔ موجود یہ ہے کہ اس کے پانچ ہاتھ ہوں اور بائیس کان ہوں، اور ستائیس ناکیں، اور پینتالیس منہ، اور پہاڑ پر چڑھ کر پیڑ پر بسیرا لیتا ہو۔ ہر عاقل جانے گا کہ یہ احمق سرے سے انسان ہی کا منکر ہے اگرچہ براہ عیاری لفظ انسان کا مُقِرّ ہے۔" (۲)

یہی حال امام الطائفہ مولوی اسماعیل دہلوی کی شفاعت فہمی اور تشریح شفاعت کا ہے۔

---

(۱) تقویۃ الإیمان، ص: ۲۸، ۲۷، ۲۶، الفصل الثالث في ذکر ردّ الإشراك فی التصرف (تیسری فصل اِشراک فی التصرف کی برائی کے بیان میں)، راشد کمپنی، دیو بند

(۲) حاشیہ تجلّی الیقین، ص: ۱۲۱، ۱۲۲، أحادیث الشفاعۃ/ ارشاد بست وهفتم، رضوی دار الإشاعۃ، براؤں شریف، بستی

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شفاعت کی اقسام:

شفاعت کا باب اللہ عزوجلّ کی اجازت سے کھلے گا اور انبیا و فرشتے اور مومنین اللہ کے اذن سے ہی شفاعت کریں گے، بغیر اذن الٰہی کے نہ فتحِ بابِ شفاعت ہوگا اور نہ ہی کوئی کسی کی شفاعت کرے گا۔ قرآن حکیم میں متعدّد مقامات پر اس کا تذکرہ ہے[1] اس لیے یہ شفاعت، "شفاعت بالِاذن" کہی جاتی ہے۔

اور اس شفاعت کا سبب بارگاہ الٰہی میں شفیع کی عزت ووجاہت ہے، یا شفیع کی محبوبیت۔ شفاعت کا سبب "وجاہت" ہو تو اسے شَفَاعَة بِالوَجَاهَة سے، اور محبوبیت ہو تو اسے شَفَاعَة بالمَحَبَّة سے موسوم کرتے ہیں، اس طرح شفاعت بالاذن کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہوئیں:

(۱) شفاعت بالوجاہت (۲) شفاعت بِالمحبت

پھر ان شفاعتوں کی کئی اقسام ہیں جو علماے امت نے اپنی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔

(۱) شَفاعتِ کُبریٰ، حساب وکتاب کے لیے۔

---

(۱) مثلا یہ آیات:

- "مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ" (البقرۃ: ۲، الآیۃ: ۲۵۵) وہ کون ہے جو اس کی بارگاہ میں بغیر اس کے اذن کے شفاعت کرے۔
- "مَا مِنۡ شَفِیۡعٍ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِہٖ" (یونس: ۱۰، الآیۃ: ۳) کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت کے بعد۔
- "یَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَہُ الرَّحۡمٰنُ" (طٰہٰ: ۲۰، الآیۃ: ۱۰۹) اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمن نے (شفاعت کرنے کا) اذن دے دیا ہے۔
- "وَلَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَہٗ" (سبا: ۳۴، الآیۃ: ۲۳) اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے۔
- "وَلَا تُغۡنِیۡ شَفَاعَتُہُمۡ شَیۡئًا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اَنۡ یَّاۡذَنَ اللّٰہُ لِمَنۡ یَّشَآءُ" (النجم: ۵۳، الآیۃ: ۲۶) ان کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لیے چاہے۔

ان آیات سے بہت واضح طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں شفاعت اس کے اذن کے بعد ہی ہوگی اور وہ یہ اذنِ شفاعت صرف اپنے محبوبین ومقربین کو دے گا اور وہ بھی جن کے لیے وہ چاہے یعنی مومنین کے لیے۔ الغرض ان آیات کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت بغیر اذنِ الٰہی کے نہ ہوگی تو بنیادی شفاعت یہی شفاعة بالإذن ہے اور اس کا سبب بارگاہِ الٰہی میں شفیع کی وجاہت ومحبوبیت ہے۔ ۱۲ منہ

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۲) شفاعتِ سُعدا، بلا حساب دخول جنت کے لیے۔
(۳) شفاعتِ عُصاۃ، جہنم سے حفاظت کے لیے۔
(۴) شفاعتِ اہلِ نار، جہنم سے نکالنے کے لیے۔
(۵) شفاعت برائے ترقّیِ درجات، اونچے درجے کی جنت سے فائز المرام کرنے کے لیے۔[۱]

"شفاعتِ کبریٰ" کی یہ احادیث آپ کے پیش نظر ہیں کہ اہل محشر باری باری پانچ انبیائے کرام علیہم الصّلاۃ والسّلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے اور عرض کریں گے کہ بارگاہِ الٰہی میں آپ کو یہ عزت اور یہ مقام حاصل ہے آپ ہمارے لیے شفاعت فرمائیے مگر وہ حضرات اس کی ہمت نہ کریں گے اور آخر میں جب وہ سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ کی بارگاہ میں عرضِ حال کریں گے تو سرکار فرمائیں گے "أنا لها" یہ منصبِ شفاعت میرے لیے ہے۔

کہیں گے اور نبی إذْهَبُوْا إلىٰ غَيْرِىْ
مرے حضور کے لب پر أنا لها ہوگا

---

(۱) منہاج شرح صحیح مسلم میں ہے:
الشَّفَاعَةُ خَمْسَةُ أَقْسَامٍ:
أَوَّلُهَا : مُخْتَصَّةٌ بِنَبِيِّنَا - صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهِيَ الْإِرَاحَةُ مِنْ هَوْلِ الْمَوْقِفِ وَتَعْجِيلِ الْحِسَابِ.
الثَّانِيَةُ : فِي إِدْخَالِ قَوْمٍ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهٰذِهِ أَيْضًا وَرَدَتْ لِنَبِيِّنَا - صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَدْ ذَكَرَهَا مسلم.
الثَّالِثَةُ: الشَّفَاعَةُ لِقَوْمٍ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ، فَيَشْفَعُ فِيهِمْ نَبِيُّنَا -صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى. وسنبينه على موضعها قريباً إن شاء الله تعالى.
الرَّابِعَةُ : فِيمَنْ دَخَلَ النَّارَ مِنَ الْمُذْنِبِينَ، فَقَدْ جَاءَتِ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ بِإِخْرَاجِهِمْ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ نَبِيِّنَا ﷺ وَالْمَلَائِكَةِ وَإِخْوَانِهِمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ يُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالَى كُلَّ مَنْ قَالَ: "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ." كما جاء في الحديث لا يبقى فيها إلا الكافرون.
الْخَامِسَةُ : الشَّفَاعَةُ فِي زِيَادَةِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ لِأَهْلِهَا،
وَهٰذِهِ لَا نُنْكِرُهَا المعتزلة ولا ينكرون أيضاً شفاعة الحشر الأولى، قال القاضي وقد عرف بالنقل المستفيض سوالَ السّلف الصالح رضي الله تعالى عنهم شفاعة نبينا - صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ورغبتهم فيها. (الصحيح لمسلم، ج:۱،ص:۱۰۴، كتاب الإيمان/باب اثبات الشفاعة وإخراج الموحّدين من النار، مجلس البركات) ۱۲ منه

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRE RAZA 25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اذنِ شفاعت بارگاہ الٰہی میں آپ کی وجاہت اور محبوبیت کی وجہ سے ملے گا، پھر جب سرکار شفاعت فرمائیں گے تو آپ کی وجاہت اور محبوبیت کے اظہار کے لیے خداے پاک محض ازراہِ کرم اسے قبول فرمائے گا۔(۱) اس طرح شفاعت کُبریٰ کی احادیث "شفاعت بالِاذن" کی بھی مثال ہیں اور "شفاعت بالوجاہت" و "شفاعت بالمحبت" کی بھی۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ دونوں "شفاعت بالِاذن" کی قسمیں ہیں۔

اقسامِ شفاعت کی تشریح دلائل کتاب وسنت کی روشنی میں:

"شفاعت بالِاذن" کی یہ تقسیم ذہن میں رکھ کر اب ہر ایک کی صحیح تشریح ملاحظہ کیجیے۔

محقق جلیل علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

ایک شخص دوسرے کے سامنے کسی کی سفارش کرتا ہے تو وہ اس لیے مقبول و منظور ہوتی ہے کہ پہلے شخص کو دوسرے کے سامنے عزت و شرافت حاصل ہوتی ہے، عزت و شرافت کی چند وجہیں ہوتی ہیں:

وجاہت: جس کے پاس سفارش کی گئی ہے اس نے سفارش کرنے والے کو اپنی بارگاہ میں

---

(۱) اس کی نفیس وضاحت امام اہل سنت قدس سرہ نے ان الفاظ میں کی ہے:

مسلمان اسی قدر کو بہ نگاہِ ایمان دیکھے اور حق جلّ وعلا کی یہ حکمت جلیلہ خیال کرے کہ کیوں کر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیاے عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا اور دفعۃً بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقیناً شفیع مشفّع ہیں۔ ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے۔

- مگر اوّلین وآخرین، موافقین ومخالفین، خلق اللہ اجمعین پر کیوں کر کھلتا کہ یہ منصب اَفخم اسی سید اکرم، مولاے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ خاصہ ہے جس کا دامنِ رفیع، جلیل ومنیع تمام انبیا ومرسلین کے دستِ ہمت سے بلند وبالا ہے۔
- پھر خیال کیجیے کہ دنیا میں لاکھوں، کروروں کان اس حدیث سے آشنا، اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا، عرصاتِ محشر میں صحابہ وتابعین وائمہ محدثین واولیاے کاملین وعلماے عاملین سبھی موجود ہوں گے پھر کیوں کر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بھلادی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلا یاد نہ آئے گی۔
- پھر نوبت بہ نوبت حضرات انبیا سے جواب سنے جائیں گے جب بھی مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتادیا ہے۔
- پھر حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثناء کو دیکھیے وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیاے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے، یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بے کار ہلاک ہوتے ہو، تمھارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ہے۔

یہ سارے سامان اسی محبوب باشوکت کے اظہار عظمت واشتہار وجاہت کی خاطر ہیں۔" (رسالہ: تجلی الیقین، ص: ۱۲۳-۱۲۵، احادیث الشفاعۃ، رضوی دار الاشاعت، براؤں شریف، بستی)

MUHAMMAD RIZWAN (FIKR E RAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

قرب عطا کیا ہے اور اپنے متعلقین میں اسے عزت وامتیاز بخشا ہے، ان عزتوں میں سے ایک یہ ہے کہ دیگر ماتحت افراد کے مراتب کی بلندی اور گناہ گاروں کی معافی کے لیے اسے بات کرنے کی اجازت ہے، اس کی عرض قبول کی جاتی ہے اور اس کی سفارش مانی جاتی ہے، اگر اس معزز شخصیت کی عرض اور سفارش کو نہ مانا جائے تو اس کے رنجیدہ ہونے سے اس شخص کو (جس کی بارگاہ میں سفارش کی گئی ہے) کوئی رنج یا نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اس کی عرض کو نہ ماننا اور اس کی بات کو اہمیت نہ دینا اس عزت افزائی اور بندہ نوازی کے خلاف ہے جو اس شخص کو دی گئی ہے، یہ **شفاعتِ وجاہت** ہے۔

اس میں یہ شرط نہیں ہے کہ جس کے پاس سفارش کی گئی ہے، اسے شفاعت کرنے والے کی ناخوشی سے خطرہ ہو اور سفارش قبول نہ کرنے کی صورت میں نقصان کا خوف ہو کیوں کہ "شفاعت" کا معنی سفارش اور "وجاہت" کا معنی لحاظ اور عزت ہے، کسی لفظ سے ڈر اور فکر نہیں سمجھا جاتا۔

بایں ہمہ ہر شخص جانتا ہے کہ **شفاعت** اور **سینہ زوری** الگ الگ ہیں ــــ سفارش میں سینہ زوری نہیں ہوتی، اگر کوئی شخص کسی کی بات نقصان یا ضرر کے ڈر سے مانتا ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے سفارش مان لی، یہ سفارش کا ماننا نہیں بلکہ اپنے نقصان اور ضرر کو دور کرنا ہے، اسے **اطاعت** کہا جا سکتا ہے کیوں کہ نافرمانی کی صورت میں نقصان کا خوف ہوتا ہے۔

سفارش قبول کرنے میں کوئی خوف شامل نہیں ہوتا، مثلاً ایک صاحبِ اقتدار بادشاہ اپنے ہم نشینوں میں سے کسی کو اتنا مقام و مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اسے حاجت مندوں کی حاجتیں پیش کرنے اور مجرموں کے لیے معافی چاہنے کی اجازت ہے، اسے دوسروں کی نسبت یہ خصوصیت حاصل ہے، وہ شخص بادشاہ سے کسی ایسے گناہ کے بخشنے کی درخواست کرتا ہے جسے بخش دینا بادشاہ سے بعید نہیں ہے، بادشاہ اس کے جاہ و منزلت کا لحاظ کرتے ہوئے وہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس مقرب کی سفارش قبول کر کے اس کی عزت افزائی کرتا ہے تو نہیں کہا جا سکتا کہ بادشاہ نے اپنے کارخانہ سلطنت میں خلل کے خوف سے سفارش قبول کی ہے، بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے مقرب ترین خادم کے مقام کی رعایت اور اس کی دلداری کے لیے اس کی سفارش قبول کی ہے اور مجرموں کے گناہ معاف کر دیے ہیں۔

ہاں! اگر کوئی شخص برائے نام بادشاہ ہو اور امورِ مملکت کے بست وکشاد اور قوانینِ سلطنت کے نفاذ کی صلاحیت نہ رکھتا ہو، دوسرے لوگ حکومت کے تمام شعبوں پر مسلط ہوں، ملک کے بست وکشاد اور نظم

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وضبط پر مکمل اختیار رکھتے ہوں، ان ارباب اقتدار میں سے کوئی شخص برائے نام بادشاہ سے کسی مجرم کی معافی کا مطالبہ کرتا ہے اور بادشاہ اس خوف سے کہ اگر اس کے کہنے پر عمل نہ کیا تو اس سے ضرر پہنچے گا یعنی ظاہری حکومت بھی جاتی رہے گی، اس کے کہنے پر عمل کرتا ہے اور مجرم کا گناہ معاف کر دیتا ہے تو نہیں کہا جا سکتا کہ بادشاہ نے اس کی شفاعت قبول کر لی ہے، بلکہ بادشاہ فی الواقع ان لوگوں کا تابع اور پابند ہے اور ان کی بات ماننے پر مجبور ہے، اسے "فرماں برداری" اور "اطاعت" تو کہا جا سکتا ہے، قبولِ شفاعت نہیں کہا جا سکتا۔

اس تقریر سے واضح ہو گیا کہ **وجاہت و عزت**، خوف اور اندیشہ کے بغیر قبولِ شفاعت کا سبب بن سکتی ہے۔

اللہ تعالی حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصّلاۃ والسلام کی شان میں فرماتا ہے:

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٥﴾ (۱)

"دنیا اور آخرت میں وجاہت (عزت) والے اور مقربین میں سے ہیں۔"

مفسرین اخروی وجاہت کو شفاعت پر محمول فرماتے ہیں۔ علامہ بیضاوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"الوَجَاهَةُ فِي الدُّنْيَا: النُّبُوَّةُ، وَفِي الْآخِرَةِ: الشَّفَاعَةُ." (۲)

"یعنی وجاہت دنیا میں نبوت ہے اور آخرت میں شفاعت۔"

(۲) محبت:

جس کے پاس سفارش کی گئی ہے اسے سفارشی سے محبت ہو، محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کی رضا جوئی اور ہر طرح اس کے دل کو خوش کرنا منظور ہوتا ہے، دل شکنی اور رنج کے اسباب اس سے دور رکھے جاتے ہیں کیوں کہ محب، محبوب کی دل شکنی کے، بلکہ دوست دوستوں کا دل دکھانے کے روادار نہیں ہوتے، اہل محبت محبوبوں کی دل آزاری گوارا نہیں کرتے، ان کی فرمائش قبول کرتے ہیں اور ان کی سفارش قبول کرتے ہیں اور اکثر ان کی سفارش قبول کرنے میں یہ امر ملحوظ نہیں ہوتا کہ اگر ان کی سفارش قبول نہ کی گئی تو وہ غیظ و غضب میں آکر ان کو رنجیدہ کر سکتے ہیں یا غصہ میں آکر ان کے دلوں کو صدمہ پہنچا

---

(۱) القرآن الحكيم، سورة آل عمران: ۳، الآية: ٤٥.

(۲) أنوار التنزيل وأسرار التاويل المعروف بتفسير البيضاوي، ج:۲، ص:۱۷، دار إحياء التراث العربي، بيروت.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سکتے ہیں کیوں کہ دلداری، محبت کا تقاضا ہے اور محبوب کی بات مان لینا اس صفت کو لازم ہے، یہ حال اس شخص سے پوچھا جاسکتا ہے جو محبت رکھتا ہو، یہ حقیقت عقلا اور نقلا ثابت ہے۔

عقلی ثبوت تو بیان ہو چکا، **نقلی ثبوت** ملاحظہ ہو:

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

كَمْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِي طِمْرَيْنِ لاَ يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لأَبَرَّهُ.(۱)

”بہت سے گرد آلود بالوں والے خاکسار۔ جن کے پاس دو پرانی چادروں کے علاوہ کچھ نہ ہو اور جنھیں کوئی اہمیت نہ دی جاتی ہو۔ ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالی کے حق میں قسم کھائیں تو اللہ تعالی ان کی قسم پوری کر دے گا۔“

یعنی اللہ تعالی ان کی دلداری کرے گا اور جس بات کی انھوں نے قسم کھائی ہے اسے پوری کر دے گا اور ان کی خواہش رد نہیں فرمائے گا۔

غور کیجیے! یہ ”دِلداری“ تقاضاے محبت ہے، ورنہ یہ خاکسار اللہ تعالی کو کون سا رنج یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

ہاں! بارگاہ ایزدی کے محبوبوں کی شان وہ ہے جو حدیث قدسی میں وارد ہوئی ہے:

فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ ، فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِه، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا ، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا.(۲) (وفي رواية) وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ.(۳)

---

(۱) • جامع الترمذي، ج:۲،ص:۲۲۶، أبواب المناقب/ مناقب البراء بن مالك، رواه الترمذي عن أنس بن مالك وقال: هذا حديث حسن غريب.
• وقد أخرج هذا الحديث الحاكم في المستدرك وقال: هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرّجاه، وقال الإمام الذهبي: صحيح. (المستدرك، ج: ۳،ص: ۲۹۲، كتاب معرفة الصحابة/ ذكر البراء بن مالك، دار المعرفة.)
• وروى البخاريُ: عن أنسٍ (بن النّضر) . . . قالَ رسولُ الله صلى الله تعالى عليه وسلّم: إنَّ مِن عِبَادِ الله مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ" صحيح البخاري، ج:۲،ص: ۶۴۶، باب: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ"/كتابُ التفسير، مجلس البركات .

(۲) صحيح البخاري، ج:۲، ص:۹۶۳، كتاب الرقاق/ باب التواضع، مجلس البركات.

(۳) المعجم الكبير للطبراني، ج:۸، ص:۲۴۴، رقم الحديث: ۷۸۳۳، رواه قاسم عن أبي أمامة.

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: جب میں اس بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاوں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ (اور ایک روایت میں ہے) اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے (یعنی اس کے اعضا میری قدرت کے مظہر اور میری رضا کے پابند ہوتے ہیں۔)

اس حدیث قدسی کی بنا پر محبوبانِ الٰہی کے قرب، عزت اور ان کی محبوبیت کے آثار پر ایمان لانا چاہیے۔

اس تمہید کے بعد سنیے!

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام مخلوق — انسان ہوں یا فرشتے، نبی ہوں یا امتی، بادشاہ ہوں یا خُدّام، جہاں تک بندگی کا تعلق ہے — یکساں نسبت رکھتی ہے کسی کو کسی لحاظ سے اس کی مِلک واقتدار میں شرکت یا اس کے ارادہ واختیار میں مُزاحمت یا اس کے حکم اور فعل میں تابِ مقابلہ نہیں ہے، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، جس طرح چاہتا ہے اس کے مطابق فیصلہ فرماتا ہے اور جس طرح اس کا ارادہ ہوتا ہے، کائنات میں تصرف فرماتا ہے، اس کا نہ کوئی شریک ہے نہ ہمسر، نہ مددگار ہے نہ کارساز، اسے کسی وزیر کی امداد کسی مددگار کے تعاون کی حاجت نہیں ہے، کسی کی رضا اور خوش نودی سے اس کی مملکت میں رونق کا اضافہ نہیں ہوتا، نہ ہی کسی کی ناراضگی سے اس کے کارخانۂ حکمت میں خلل پیدا ہوتا ہے۔

ہاں! اس نے اپنی مخلوق کو مختلف مراتب اور مقامات دے کر پیدا کیا ہے، ان کے مراتب ودرجات میں بہت فرق رکھا ہے، بعض کو برگزیدہ اور بارگاہ قدس کا مقرب بنایا اور بعض کو مردود، ذلیل اور گمراہ کیا۔ دونوں قسموں میں مختلف مراتب اور متفرق درجات رکھے اور اپنی بارگاہ کے مقربین کو ان کے درجات کے مطابق مقام ومرتبہ عطا فرمایا ان میں سے ہر ایک کو اس کے مرتبہ کے مطابق عزت وکرامت عطا فرمائی، ان میں سے ہر ایک کو بارگاہِ الٰہی میں جتنی عزت اور قرب ومحبت حاصل ہے، اس کے مطابق ان کے وابستگان اور متوسلین کی دینی اور دُنیوی حاجتوں کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرماتا ہے اور اپنی بارگاہ کے مقربین کو ان کے مراتب کے مطابق اجازت عطا فرماتا ہے کہ اپنے متعلقین اور متوسلین کے لیے دنیا وآخرت میں مصیبت اور عذاب کے دفع کرنے اور منافع کے حصول کے لیے سفارش کریں، اس عزت افزائی کے ذریعے انھیں مخلوق میں ممتاز فرماتا ہے۔

MUHAMMAD RIZWAN (FIKREZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اسی لیے اکثر لوگ ہر دو جہاں کی حاجتوں میں ان سے شفاعت اور سفارش کے طلب گار ہوتے ہیں اور ان مقرَّبین کی شفاعت کے فیض سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہوں گے۔ ان کی شفاعت اکثر مقبول ہوتی ہے اور قول وفعل سے ان کی ایذا رسانی اور بے ادبی کے درپے ہونے والے اکثر لوگ اللہ تعالی کے غضب میں گرفتار ہو کر دین و دنیا کو برباد کر چکے اور کرتے ہیں اور کریں گے۔

چوں کہ بارگاہ الٰہی میں مقرَّبین کی عزت و وجاہت، ان کی شفاعت اور ان کے سوال کی مقبولیت کا سبب ہے اسی لیے دوسروں کی نسبت صالحین کی دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ازراہِ عناد یہ بات نہ مانے، یا بدعقیدگی کی بنا پر اسے شک لاحق ہو تو اسے کتبِ صحاح میں حضور سید عالم ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنا چاہیے، کہ اسے معلوم ہو کہ جن حضرات نے حضور ﷺ سے دعا کی گزارش کی، یا شفاعت کی درخواست کی وہ دنیا و آخرت میں خیرات و برکات سے مالا مال ہوئے اور جو لوگ درپے ایذا و بے ادبی ہوئے وہ ہلاکتوں میں گرفتار ہوئے اور جہنم کے نچلے طبقوں میں داخل ہوئے۔

جب شفاعت کا معنی سفارش ہے اور بارگاہ الٰہی میں شفاعت کے منظور ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی کو اس کے کارخانۂ تقدیر پر تسلط حاصل ہو، یا سفارش کرنے والے کی دل شکنی کے سبب اس کی مملکت میں خلل کا احتمال ہو، یا اسے ضرر کے لاحق ہونے، منافع کے فوت ہونے یا رنج وملال عارض ہونے کا اندیشہ ہو (حاشا وکلّا یہ کسی کا عقیدہ نہیں ہے) بلکہ شفاعت کے مقبول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اہل محبت واطاعت کو بیش از بیش انعام واکرام سے نوازا ہے اور ان کے درجات دوسری مخلوق سے بلند فرما کر انھیں اپنی بارگاہ کا مقرَّب بنایا ہے۔

ہم اہل حق - اہل سنت وجماعت - اسی تشریح کے مطابق

- شفاعت بالاذن　　اور
- شفاعت بالوجاہت　　اور
- شفاعت بالمحبت

کے قائل ہیں اور کتاب وسنت کے نصوص سے اسی کو ثابت کرتے ہیں اور اجماعِ سلف وخلف بھی اسی پر ہے۔

MUHAMMAD RIZWAN (FIKRERAZA25)

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar